



<http://pakfunplace.blogspot.com>

پاکستان

ہماری کتابیں

خوبصورت، معیاری

مولانا عبدالستار ایچی کے نام

جو مذہب و مسلک اور نسل و رنگ کے امتیاز سے بلند رہ کر، کروڑوں
ہم وطنوں کی سماجی خدمت کا اعزاز حاصل کر چکے ہیں اور جن کی خدمات
کا حلقہ روز بروز پھیلتا ہی چلا جا رہا ہے، میرے وطن کے راہنماؤ
اور پیشواؤ:—

کیا ایچی سے بڑا محب وطن کوئی اور ہو سکتا ہے؟

فہرست

۱۱	آغازیہ
۱۳	نتیجہ ہمار
۱۵	نئے لمحوں کی خوشبو
۱۷	ظہورِ مسرت
۱۹	وطن کے لیے ایک غزل
۲۱	عطائے دستار
۲۳	قائد اعظم
۲۵	سحر کی اذانِ بیا
۲۷	باقی پاکستان
۲۹	یا حرمِ سعید
۳۱	نقدِ وطن

۸۰	پتہ سونے نعتہ سایہ
۸۳	نیا علم نامہ
۸۵	عوامی فنکار
۸۷	MADE IN PAKISTAN
۸۹	نوریت / مرد
۹۱	رقص دوم
۹۳	نیا مسند
۹۶	پہلی پہچان
۹۹	وطن سے اقرار دعا
۱۰۱	اقبال؟
۱۰۳	خبر نامہ
۱۰۵	پودہ آگست
۱۰۸	یہ دن
۱۱۰	زندہ باد اسے وطن
۱۱۱	میرا نام، تیرا نام ہے وطن کے نام سے
۱۱۳	ایک ہیں ہم زندگی بھر ایک رہنا ہے
۱۱۵	حرفِ اولیٰ و آخر قتلِ شنائی

۳۳	نئی رتوں کا بانچن
۳۵	چند خوبصورت اشعار
۳۷	کچھ اور اشعار
۳۹	وطن کے لیے ایک گیت
۴۱	رقی نفسہ
۴۳	ایک اور ملی ترانہ
۴۵	خوابوں کا چین
۴۷	مٹی بہک رہی ہے
۴۹	سلام اسے مادرِ وطن
۵۱	پاک ہوا بازوں کے نام
۵۳	ہمارا دیس
۵۵	روشنیوں کا میلہ
۵۷	ظہورِ سخن
۵۹	یاد کا موسم
۶۱	مے مے پیارے لوگو
۶۳	رقصِ جمنا
۶۵	پاکستانی مزدور
۶۷	قومی ترانہ
۶۹	نئی کیلوگرافی
۷۱	آگ آگ پہچان
۷۳	۲۵ دسمبر کو یاد قائم
۷۵	قائد اعظم کے حضور
۷۷	بسے قیام پاکستان

آغازیہ

تُو اک مچھول ہے پیارے وطن
ہم ہیں تیری پس کھڑیاں

سانسوں میں دکا رہے تیری
جذبوں میں جھنکار ہے تیری
تیرے نام سے آنکھیں روشن
دل میں چھوٹیں پھلجھڑیاں
تُو اک مچھول ہے پیارے وطن
ہم ہیں تیری پس کھڑیاں

دھیان میں جب تیری ہرقی آنے
 قدم قدم پر دیے جلائے
 تیرے دزدوں کے آگے
 ماند ہیں تاروں کی لڑیاں
 تو اک بھول ہے پیائے وطن
 ہم ہیں تیری پس کھڑیاں

تیری گود میں ہم نے پایا
 چین ہزاروں برسوں کا
 لاکھ صدی پر بھاری ہیں
 تیرے پیار کی دو گھڑیاں
 تو اک پھول ہے پیائے وطن
 ہم ہیں تیری پس کھڑیاں

نئی بہار

نرنگر، ڈگر ڈگر نکھار ہی نکھار ہے
 وہ جس کا انتظار تھا یہی تو وہ بہار ہے

چمن چمن صبا چلی، نکھر گیا سمن سمن
 ہنک اٹھی کلی کلی، ملا گلوں کو باتکپن
 اب اپنے باغ کی فضا بہت ہی خوشگوار ہے
 وہ جس کا انتظار تھا یہی تو وہ بہار ہے

نئی رتوں کی تازگی دچی ہے یوں ہواؤں میں
 لیا ہے زندگی نے سانس پھر کھلی فضاؤں میں
 کھلی فضاؤں کا سماں بھی کو ساڑگا رہے
 وہ جس کا انتظار تھا، یہی تو وہ بہار ہے

اب اشیاں کو برق کا ذرا سا بھی خطر نہیں
 کسی بھی عندلیب کو، یہاں کسی کا ڈرنیس
 طے ہیں اب وہ باغیاں جنہیں چرن سے پیار ہے
 وہ جس کا انتظار تھا یہی تو وہ بہار ہے

نئے لمحوں کی خوشبو

بہار کے دن آگئے
 چمن چمن جواں جواں نکھار کے دن آگئے
 بہار کے دن آگئے

وہ منظر کی دھوم ہے کہ جھوم جھوم جائے دل
 نظر نظر کے ساتھ ساتھ گائے مسکرائے دل
 مے لیے بترے لیے قرار کے دن آگئے
 بہار کے دن آگئے

مگر صبا چلی، گلی گلی بکھر گئی
شجر شجر ہک اٹھا گلی گلی بکھر گئی
بنی ہے زندگی دہن سنگھار کے دن آگئے
بہار کے دن آگئے

ظہورِ مسرت

اے ہم وطن مبارک، اتری خوشی وطن میں
آئے بہار کے دن، تیرے مئے چمن میں

اپنے لہو سے ہم نے، کی اس کی آبپاری
خوشبو رچی ہوئی ہے ہر پھول میں ہماری
شامل رہے ہیں خود بھی ہم اس کے بانگ میں
اے ہم وطن مبارک اتری خوشی چمن میں

گھولنے اس طرح سنا تزانہ عندلیب کا
بہت دنوں میں جس طرح بلا ہو خط جلیب کا
بلائیں جو ہمیں تمہیں وہ پیار کے دن آگئے
بہار کے دن آگئے

اتنے کیے ہیں اُونچے ہم نے حصار اس کے
سات آسماں بنے ہیں اب رازدار اس کے
اب تذکرے میں اپنے نادر کی انجمن میں
اے ہم وطن مبارک، اُتری خوشی وطن میں

اپنے وطن کا نغمہ ہم نے قستیل گایا
اس نام کی بدولت ہم نے بھی نام پایا
ورنہ کہاں تھی خوبی کوئی ہمارے فن میں
اے ہم وطن مبارک، اُتری خوشی وطن میں

وطن کے لیے ایک غزل

ہر ایک ذرے کی دکشی میں، دمک رہا ہے ضمیر اپنا
سدا سکتی رہے وہ مٹی، اٹھا ہے جس سے خمیر اپنا

بہی ہوئی ہیں نشانِ منزل تمام تر اس کی شاہراہیں
جواب رکھتا نہیں جہاں میں، یہ خطہ بے نظیر اپنا

مرے بھٹکنے کا زندگی مہر، نہیں کوئی احتمال یارو
کہ میں نے اس دشت کی ہوا کو بنالیا دستگیر اپنا

جو رُودِ برد کوئی دوست ہو تو نظری پھول بن کر سے
اگر مقابل ہو کوئی دشمن خطا نہ جائے گاتیر اپنا

قتیل اپنی سرشت میں ہے تمام دُنیا کی خیر خواہی
کہ ہم نے ہر سُو محبتوں کو بنا کے بھیجا سفیر اپنا

عطائے قاید

مسکراتی زندگی کا بانچپن ہم کو دیا
ایک زندہ شخص نے زندہ وطن ہم کو دیا

بیش قیمت اُس کا اک تحفہ ہے یں آج کا
آج کا دن ہے پیامی قوم کی مسراج کا
بجھ گئے تھے ہم ستاروں کا چلن ہم کو دیا
ایک زندہ شخص نے زندہ وطن ہم کو دیا

ہم کو سناٹوں کے صحرائیں ترانے مل گئے
 بھلیوں کی زد میں تھے اور ایشیائے مل گئے
 بے چین بھی تھے ہم اُس نے چمن ہم کو دیا
 ایک زندہ شخص نے زندہ وطن ہم کو دیا

اُس کی سوچوں پر بہت احسان اللہ کے
 چُن لیے اُس نے سبھی کاٹے ہاری لہ کے
 اور پھر اک قریہ سرود سمن ہم کو دیا
 ایک زندہ شخص نے زندہ وطن ہم کو دیا

کیوں نہ ہم مشعل بنائیں اُس کے ہر زبان کو
 خنجر ہم پر کر گیا جو اپنے جسم و جان کو
 اپنی سانسوں کا اُسی نے پتھر ہم کو دیا
 ایک زندہ شخص نے زندہ وطن ہم کو دیا

قائد اعظم

سلام اُس شخصیت پر زندگی پیغام ہے جس کا
 صداقت ذات ہے جس کی محبت نام ہے جس کا

وہ جس نے ایک بکھری قوم کی شیرازہ برندی کی
 وہ اک مرد مجاہد، ہرزباں پر نام ہے جس کا

وہ جس کے نام سے پھوٹے ہیں آزادی کے سرچشمے
 وطن کی سرزمین پر آج فیض عام ہے جس کا

ہزاروں سال دُہرائے گی دُنیا اُس کے افسانے
یہ پاکستان، یہ پیارا وطن انعام ہے جس کا

وہ جس نے رفتہ رفتہ قوم کو منزل عطا کر دی
کلی آغاز تھی جس کی، چین انجام ہے جس کا

لگائی ہے صدا جس نے مساواتِ اخوت کی
بقا منزل ہے جس کی، راستہ اسلام ہے جس کا

ہمیشہ پھول برسانا الہی اُس کے مرتد پر
کہ ساری قوم کا آرام اب آرام ہے اُس کا

سحر کی اذان جیسا

ہمارے سر پہ کسی سائباں جیسا تھا
زمین پر رہ کے بھی وہ آسمان جیسا تھا

پیام صبح کا سب کو سُنا دیا اُس نے
تمام سوئے ہوؤں کو جگا دیا اُس نے
تکلم اس کا سحر کی اذان جیسا تھا
زمین پر رہ کے بھی وہ آسمان جیسا تھا

بانی پاکستان

جس دن سرے گلشن میں وہ پھول کھلایا رو
پیغام ہزاروں کا ہم سب کو بلا یا رو

وہ دور خزاں میں بھی خوشبو کا ہمیر تھا
پھیلا ہوا دھرتی پر عظمت کا سمندر تھا
کم تاب خیالوں کو دی اُس نے جلا یا رو
پیغام ہزاروں کا ہم سب کو بلا یا رو

ہمارا رہبر کامل ہمارا وہ محسن
بہت بڑا تھا بہت ہی بڑا تھا وہ لیکن
سلوک اُس کا کسی مہربان جیسا تھا
زمین پر رہ کے بھی وہ آسمان جیسا تھا

کبھی قتلِ سر اُس کا جھکا سکا نہ کوئی
کہ اُس کو اپنی جگہ سے ہلا سکا نہ کوئی
وہ اپنی ذات میں گویا چٹان جیسا تھا
زمین پر رہ کے بھی وہ آسمان جیسا تھا

ہر ذہن میں آویزاں تصویر اُسی کی ہے
 ملت کے جو کام آئی تدبیر اُسی کی ہے
 اب کوئی نہیں کرتا قسمت کا گلا یارو
 پیغام ہزاروں کا ہم سب کو بلایارو

ہے اُس کی عنایت سے آباد گھر اپنا بھی
 اب سارے زمانے میں اونچا ہے سر اپنا بھی
 ہم نے یہ دفاؤں کا پایا ہے صد یارو
 پیغام ہزاروں کا ہم سب کو بلایارو

نیا عزم سفر

ڈرے تو ہیں کیا چیز ستاروں پہ نظر ہے
 درپیش ہمیں جب سے محبت کا سفر ہے

ہم لوگ ازل سے ہیں محبت کے پیامی
 دیتے ہیں سدا پیار کے بندوں کو سلامی
 اپنی تو دھڑکتے ہوئے جذبوں پہ نظر ہے
 درپیش ہمیں جب سے محبت کا سفر ہے

منذر وطن

اے وطن مجھ سے پھر اک باریہ وعدہ لے
تیری عظمت پہ کوئی آپنج نہ آنے دوں گا

میں نے پائی ہے تری خاک سے خوشبوئے کمال
میرے نعروں میں رچا ہے تری دھرتی کا جمال
میرے حصے میں کوئی شان نہ شوکت آئی
میں نے تو صرف ترے پیار کی دولت پائی
دل کو یہ پیار کی دولت نہ گنوانے دوں گا
اے وطن مجھ سے پھر اک باریہ وعدہ لے

منزل کے لیے دلو لے دل میں ہیں وہ جاگے
ہم سے بھی ہیں کچھ دن سے ہمارے قدم آگے
آنڈھی کا ہے کچھ خون نہ طوفان کا ڈر ہے
درپیش ہمیں جب سے محبت کا سفر ہے

لائی ہے جہاں دھوپ مسافر کیلئے چھاؤں
ہے اپنے خیالوں میں وہ سپنوں کا حبیب گاؤں
ہمدرد ہمارا ہے یہاں جو بھی شجر ہے
درپیش ہمیں جب سے محبت کا سفر ہے

کر دیا تو نے عطا زلیت کا عرفان مجھے
 تیرے چہرے پر نظر آیا ہے مستراں مجھے
 تیرے گن گاتا رہے گا ہر اسرشار قلم
 تیرے شہروں، تیرے گاؤں تری گلیوں کی قسم
 رونقیں تیری کسی کو نہ مٹانے دوں گا
 اے وطن مجھ سے پھر اک باریہ وعدے

ذکریوں تیرا جگاتا ہوا جاؤ آئے
 اپنے افکار سے مجھ کو تیری خوشبو آئے
 دل بالاکھ سہی حبسوں محبوب مگر
 جب تک تیری محبت ہے مرے پیش نظر
 میں کسی اور کو دل میں نہ سمائے دوں گا
 اے وطن مجھ سے پھر اک باریہ وعدے

نئی رتوں کا بانگین

حسین تیتلیو اُڑو، چمن چمن دمن دمن
 کہ آج ہے شباب پر نئی رتوں کا بانگین
 حسین تیتلیو اُڑو،

نکھار ہے وہ حسن پر کہ سچ گئی ہیں ڈالیاں
 لٹا رہی ہیں خوشبوئیں یہ مست پھول والیاں
 جواں جواں بہار کا کھلا کھلا سا ہے بدن
 حسین تیتلیو اُڑو، چمن چمن دمن دمن

سجا سجا سا دنت ہے مستروں کی آس میں
ہر ایک پل شریک ہے محبتوں کی بیاس میں
سنگھار کر رہی ہے پھر نئی ہمار کی دھن
حسین تیلیو اڑو، چمن چمن دمن دمن

حسین شہر شہر ہے خوشی ہے گاؤں گاؤں میں
نکھر رہی ہے زندگی کھلی کھلی فضاؤں میں
پھر آج آسماں بھی ہے زمیں کی دید میں مگن
حسین تیلیو اڑو، چمن چمن دمن دمن

چند خوبصورت اشعار

ایک یہی پہچان تھی اپنی اس پہچان سے پہلے بھی
پاکستان کا شہری تھا میں پاکستان سے پہلے بھی

ناز بجا ہے اپنی نوشہر پر اس گلشن کو، لیکن
یہاں تو یہ موبود تھی عنبر اور لبان سے پہلے بھی

نیا نہیں ہے پیار ہمارا اپنے دیس کی مٹی سے
عاشق تھے اس محبوبہ کے ہم سوجان سے پہلے بھی

اُتے پڑھتے دریاؤں نے بائیں پر کھکا دیکھ لیا
خوش طوفان کے بسویں ہم تھے خوش اوزان پہلے بھی

آج بھی ہمیں شان سے ہیں تعمیرِ وطن میں محو قتل
ہم نے کی تعمیرِ وطن کی اسی شان سے پہلے بھی

کچھ اور اشعار

نہ تو آہوانِ تنہا سے، نہ سمنِ برانِ عدن سے ہے
میں نثار اپنے وطن پہ ہوں مجھے پیارا اپنے وطن سے ہے

میری ملکیت دلِ غازیوں میں ہوں تاجدارِ ستم کشاں
مجھے تاجِ تخت سے کلام کیا، میرا نام تیغِ دکن سے ہے

میں وہ چاند ہوں کہ جسے کبھی کوئی تیرگی نہ بھبھاسکی
نہ تو زونفِ مجھ کو گھٹاؤں کا، نہ ہراسِ مجھ کو گمن سے ہے

یہ مقام جتنے ہیں راہ میں، نہ چپیں گے میسری نگاہ میں
کہ میں اپنی جہد میں ہوں مگن، مجھے کام اپنی لگن سے ہے

جو سموم کو نہ کہیں صبا، میں انہی گلوں کا ہوں ہمنوا
میں چمن سے کیے رہوں جدا، مری آبرو تو چمن سے ہے

وطن کے لیے ایک گیت

یہ گھرا یہ مرے گھر کے درد بام تیرے نام
جو کچھ ہے مرا، میرے دل آرام تیرے نام

تو میرا دھڑکتا ہوا دل ہے مری جاں ہے
تو روزِ ازل سے مری سانسوں میں رواں ہے
ہر سانس کروں کیوں نہ سرِ عام تیرے نام
جو کچھ ہے مرا، میرے دل آرام تیرے نام

جاناں ہو کہ محبوب ہو، ڈھولا ہو کہ ماہی
دلبر ہو کہ دلدار ہو، سانول کہ سپاہی
جتنے ہیں محبت کے سبھی نام ترے نام
جو کچھ ہے مرا، میرے دلدارم ترے نام

سینے میں تست کوئی باقی نہ بچے گی
ہر بوند لہو کی، تری مٹی میں رچے گی
آغاز ترے نام تھا، انجام ترے نام
جو کچھ ہے مرا، میرے دلدارم ترے نام

رہلی نغمہ

نہ مجھ کو رنگِ چین کی حسرت، نہ بھائے سرد سمن کی خوشبو
یہ اس لیے ہے کہ اے بہادر، رچی ہے مجھ میں وطن کی خوشبو

مرا وطن نکلتوں کا محور، مرا وطن ہے گلاب جیسا
میں گے کتنے ہی چاند تارے مگر یہ ہے آفتاب جیسا
زمانہ محسوس کر رہا ہے ہمارے اس گلبدن کی خوشبو
رچی ہے مجھ میں وطن کی خوشبو

وطن کی مٹی بنام صندل میں اپنے چہرے پر چکا ہوں
 وطن نے آواز دی ہے مجھ کو وطن کے رستے پر چل چکا ہوں
 وطن کے رستے کا ذرہ ذرہ لٹائے مشکِ فتن کی خوشبو
 رچی ہے مجھ میں وطن کی خوشبو

ایک اور ملی ترانہ

جب بھی اے وطن ہم نے تیرا گیت گایا ہے
 آسمان بھی دھرتی پر، جھومنے کو آیا ہے

چاپ تیری چاہت کی دل تک آتی رہتی ہے
 اپنے دل کی ہر دھڑکن گنگنائی رہتی ہے
 ہم نے تیری چاہت کو روح میں رچایا ہے
 جب بھی اے وطن ہم نے تیرا گیت گایا ہے
 آسمان بھی دھرتی پر، جھومنے کو آیا ہے

جو ہے مری پاک سرزمین میں وہ دیکشتی غلہ میں کہاں ہے
 ذرا سا ہے جو ہوا کا جھونکا مرے لیے وہ شام جاں ہے
 جو میرے لفظوں سے آرہی ہے یہ سب اس کے دہن کی خوشبو
 رچی ہے مجھ میں وطن کی خوشبو

مُغر و کیا ہم کو، تیرے ہی قیدیوں نے
داد ہم کو دی تیرے، غازیوں شہیدوں نے
زندگی نے تاج اپنا تیرے سر سجایا ہے
جب بھی اے وطن ہم نے تیرا گیت گایا ہے
آسماں بھی دسرتی پر جھومنے کو آیا ہے

آسرا ہے جب ہم کو، اپنی پیاری ماؤں کا
قحط پڑ نہیں سکتا ٹھنڈی ٹھنڈی چھاؤں کا
ہم پر اپنی ہسٹوں کے آنچلوں کا سایا ہے
جب بھی اے وطن ہم نے تیرا گیت گایا ہے
آسماں بھی دسرتی پر جھومنے کو آیا ہے

نوابوں کا چمن

یہ میرے ہنکتے ہوئے نوابوں کا چمن ہے
یہ میرا وطن، میرا وطن، میرا وطن ہے

یہ مجھ میں رواں ہے یہی پہچان ہے میری
زندہ میں اسی سے ہوں یہی جان ہے میری
شاداب اسی سے براتن ہے مرا من ہے
یہ میرا وطن، میرا وطن، میرا وطن ہے

آغوش میں اپنی مجھے پالا ہے اسی نے
غیروں کی غلامی سے نکالا ہے اسی نے
اب صرف اسی کی ہی مرے دل میں لگن ہے
یہ میرا وطن، میرا وطن، میرا وطن ہے

ہم لوگ ازل سے ہیں اسے چاہنے والے
روشن ہیں اسی سے توفیقوں میں اُجالے
ایمان ہے اک شمع تو یہ اُس کی کرن ہے
یہ میرا وطن، میرا وطن، میرا وطن ہے

مٹی نہک رہی ہے

مٹی نہک رہی ہے
مٹی ہے یہ کہاں کی —؛ کوئی مجھے بتاؤ

کیسی ہے اس کی خوشبو
جو کر رہی ہے جادو
کیا جانتے نہیں تم؟
اس خاک دیرپا کو
پہچانتے نہیں تم

حفظت ہے دو جہاں کی
اس کو گلے لگاؤ

مٹی ہے یہ وطن کی
میرے اُسی چمن کی
ہمکی ہے جو لہو سے
جس کا ہے پاک رشتہ
دھرتی کی آبرو سے

ہم سر ہے آسمان کی
دہرا سے بناؤ

گر کوئی پھول ہنکے
پوچھو اُسے یہ کہہ کے
توڑے گا اس کا جادو
تیرا نکھار کیسے؛

ہو لاکھ رت خزاں کی
اس کے وہی سجاؤ
مٹی ہے یہ وطن کی

سلام اے مادرِ وطن

اے وطن کی پاک سرزمین تجھے سلام
ارضِ نور، خطہٴ حسین تجھے سلام

تیرے گلشنوں کے دلفریب رنگ ہیں
تیرے آبشار ہیں کہ جلتے رنگ ہیں
تیرے حُسنِ لازوال کی ہمیں قسم
کم نہ ہونے دیں گے تیری دیکشی کو ہم
تجھ سا کوئی دلربا نہیں تجھے سلام
اے وطن کی پاک سرزمین تجھے سلام

پیار کا ہمارے واسطے نشان ہے تُو
ہم ہیں بیٹے بیٹیاں ہماری ماں ہے تُو
حُسن ہے سرور ہے تری فضا دل میں
ایک ہو کے ہم جنیں گے تیری چھاؤں میں
تو ہے اتحاد کی ایسے تجھے سلام
لے وطن کی پاک سرزمین تجھے سلام

ایک دوسرے سے ہم الگ نہ تھے کبھی
ایک ہی لڑی میں ہیں پروئے آج بھی
دنگ ہے زمانہ اپنے اس کمال پر
سب کے دل دھڑک رہے ہیں ایک تال پر
تو ہر ایک دل میں ہے میکس تجھے سلام
لے وطن کی پاک سرزمین تجھے سلام

پاک ہوا بازوں کے نام

لے پاک وطن کے شاہینو، کیا خوب اڑان تمہاری ہے
احساس تمہارا زندہ ہے، رفتار جوان تمہاری ہے

پرواز تمہاری ایسی ہے جس کے آگے دشمن بھاگے
دشمن پہ جھپٹتے رہے تو تم دھڑکی کی حد سے بھی آگے
آزادوں کی دنیا میں یہی پہلی پہچان تمہاری ہے
لے پاک وطن کے شاہینو کیا خوب اڑان تمہاری ہے

ہمارا دیس

جس دیس کی دھرتی میں
خوشبو ہے بہاروں کی

وہ دیس ہمارا ہے

وہ دیس ہمارا ہے

جس دیس کی مٹی سے اٹھتا ہے خمیر اپنا

جس دیس کے نغموں سے جاگا ہے خمیر اپنا

جس دیس کے ذروں میں رونق ہے ستاروں کی

وہ دیس ہمارا ہے

تم فاتح مشرق و مغرب ہو، تم پر ہے خدا کا خاص کرم
تم ہی نے افق سے تابہ افق، لہرایا ہے ملت کا علم
یہ پاک وطن ہے جسم اگر، اس جسم میں جان تمہاری ہے
اے پاک وطن کے شاہینو، کیا خوب اڑان تمہاری ہے

رفتار کا تم معیار بنے، کوندے نے پیک پائی تم سے
طوفانوں کو تم سے پٹکھٹے بجلی نے چمک پائی تم سے
جنبے ہیں تمہارے تیز قدم، منزل آسان تمہاری ہے
اے پاک وطن کے شاہینو، کیا خوب اڑان تمہاری ہے

تم یاد کیے جاتے ہو سدا، ماؤں بہنوں کی دعاؤں میں
گو نجی ہے تمہارے ہی دم سے نکسیر بلند فضاؤں میں
آواز ہے جو طیاروں کی، گویا وہ اذان تمہاری ہے
اے پاک وطن کے شاہینو، کیا خوب اڑان تمہاری ہے

جس دیس نے توڑا ہے زنجیر غلامی کو
آتی ہیں نئی صبحیں اب جس کی سلامی کو
وہ جس کی ہواؤں میں ٹھنڈک ہے پھواروں کی
وہ دیس ہمارا ہے

روشنیوں کا میلہ

روشنی ہی روشنی ہر ایک رہگذر میں ہے
یوں لگے کہ جیسے کوئی مجہیں سفر میں ہے

میرے پاؤں میں ہے اک نئی اڑان کا سماں
چل رہا ہوں میں بھی کچھ حسیں توں کے دریاں
اس زمیں کا اک نیا افق مری نظر میں ہے
روشنی ہی روشنی ہر ایک رہگذر میں ہے

لکھی ہے محبت کی تاریخ نئی جس نے
رد کے ہیں اندھیروں کے طوفان کئی جس نے
جوشان بڑھائے گا ساحل کے نظاروں کی
وہ دیس ہمارا ہے

طلوعِ سحر

کوئل چکی پھول ہوئی

بادِ صبا اے بادِ صبا

تیرے ہاتھوں میری دعا قبول ہوئی

روشنیوں کے رنگ نکھارے جھلمل کرتی شبِ نیم نے

اس گلشن میں انگڑائی لی اک ہر پالے موسم نے

صدیوں کی کھوئی ہوئی رونق ہم کو آج وصول ہوئی

کوئل چکی پھول ہوئی

بادِ صبا اے بادِ صبا

تیرے ہاتھوں میری دعا قبول ہوئی

یہ زمیں تو کیا ہے میں فلک کو جگمگاؤں گا

دُور دُور پیار کے دیے جلا کے آؤں گا

ان دنوں خلا بھی میرے حلقہ اثر میں ہے

روشنی ہی روشنی ہر ایک دہکڑ میں ہے

اپنے پیارے گھر سے پیار ہے مری مرثیت میں

کیا خبر نصیب ہو نہ ہو مجھے بہشت میں

جو سکون جو قرار میرے اپنے گھر میں ہے

روشنی ہی روشنی ہر ایک دہکڑ میں ہے

آج کا دن وہ دن ہے جس میں آس کے ننھی چمکے ہیں
 پا کر جس کے پیار کی خوشبو سانس ہمارے مکے ہیں
 آج کے دن ہی روشن روشن اس دھرتی کی دھول کوئی
 کوئیل چمکی پھول ہوئی

باد صبا اے باد صبا

تیرے ہاتھوں میری دعا قبول ہوئی

یاد کا موسم

جو لوگ وطن کے کام آئے یہ اُن کی یاد کا موسم ہے
 جتنا بھی انہیں ہم یاد کریں اپنے لیے اتنا ہی کم ہے

جو چھوڑ گئے اپنے پیچھے جرات کے سُنبے افسانے
 جو قوم کے زندہ رکھنے کو دیتے رہے جان کے نذرانے
 اُن سب کی عظمت کے آگے سر اپنا آج تلک خم ہے
 جتنا بھی انہیں ہم یاد کریں اپنے لیے اتنا ہی کم ہے

آج وہ آیا جس نے سجا یا پھر سے پیار کے جھولوں کو
 جس نے پرویا ایک لڑی میں باغ کے سارے پھولوں کو
 بات جو اُس نے کہہ دی ساری قوم کا وہی اصول ہوئی
 کوئیل چمکی پھول ہوئی

باد صبا اے باد صبا

تیرے ہاتھوں میری دعا قبول ہوئی

لڑاتی ہیں آج بھی دشمن کو جن کے ایمان کی لٹکاریں
کردی ہیں جھٹوں نے سرحد پر تعمیر لہو کی دیواریں
چومیں گے ہم اُن کے نقش قدم جس وقت تلک دم میں دم ہے
جتنا بھی انہیں ہم یاد کریں اپنے لیے اتنا ہی کم ہے

جن غازیوں نے ٹکڑے کیا گلزاروں کو صحراؤں کو
دیا حوصلہ جن کی ہمتی نے سب بیٹیوں بہنوں ماؤں کو
ان شیردلوں کی ہمت سے اونچا ملت کا پرچم ہے
جتنا بھی انہیں ہم یاد کریں اپنے لیے اتنا ہی کم ہے

اے پیارے لوگو

اے پیارے لوگو — سجدے میں جا کے — مانگو دعا یہ خدا سے
خاکِ وطن کو — سیراب کر دے — اپنے کرم کی گھٹا سے

کتنی حسیں پیار کی یہ زمیں ہے
اس کا زمانے میں ثانی نہیں ہے

پیارا ہے اپنی — دھرتی کا چہرہ — دنیا کے ہر لربا سے
اے پیارے لوگو — سجدے میں جا کے — مانگو دعا یہ خدا سے

اپنے وطن کی وہ آب و ہوا ہے
 سب کے لیے جو پیامِ شفا ہے
 سب روگ اپنے - روح و بدن کے - مٹتے ہیں اس کی سطر سے
 اے پیارے لوگو - سجدے میں جا کے - مانگو دعا یہ خدا سے

رقصِ جہاد

رقص کرو اے پاک وطن کے رہنے والو رقص کرو
 رقص کرو اپنی آزادی کے رکھوالو رقص کرو

روکا دھوپ کا راستہ، پائے تم نے سائے
 کھوئی ہوئی جمہوریت تم ڈھونڈ کے لائے
 کھلی فضاؤں میں آزادی کے متوالو رقص کرو
 رقص کرو، اے پاک وطن کے رہنے والو رقص کرو

ہم نے کسی کی طرف کم ہی دیکھا
 چمکائی خود اپنے ہاتھوں کی ریکھا
 ہم کو وطن کی - تو بھی ہے پیاری - اوروں کی بارِ صبا سے
 اے پیارے لوگو - سجدے میں جا کے - مانگو دعا یہ خدا سے

پاکستانی مزدور

دیا ہے دیس کو نذرانہ، یہ جس نے خون پسینے کا
اسی مزدور نے سکھلایا سلیقہ ہم کو جینے کا

سدا حرکت میں رہتا ہے جوں جذبات لگے دل میں
کبھی وہ کہیت میں ہے قصاں کبھی صرف کسی بل میں
لگا دیتا ہے محنت میں، وہ جتنا زور ہے سینے کا
اسی مزدور نے سکھلایا سلیقہ ہم کو جینے کا

جھونپڑیوں تک پہنچاؤ لگ کر ننگس سویرا
باقی رہے نہ محفوظا سا بھی کہیں اندھیرا
دیس کے گوشے گوشے میں سرست لجاو رقص کرو
رقص کرو اے پاک وطن کے رہنے والو رقص کرو

پاکستان نہیں ہے صرف ہمیں کو پیارا
بارہ کروڑ عوام کی آنکھوں کا ہے یہ تارا
سب کو ساتھ ملا کر اے آزاد خیالو رقص کرو
رقص کرو اے پاک وطن کے رہنے والو رقص کرو

ہمارے دیس کی دھرتی پر کھٹن جب وقت اڑتا ہے
یہی مزدور کسان اپنا، سپاہی بن کے لڑتا ہے
کسی طوفان کے آنے پر بنے پتوار سیٹھنے کا
اسی مزدور نے سکھلایا، سلیقہ ہم کو جینے کا

ذرا تم اس کو پہچانو، کہ یہ پہچان وطن کی ہے
وطن سے شان ہے گرا سکی تو اس سے شان وطن کی ہے
وطن سے اس کا ہے ناتا، انگوٹھی اور نگینے کا
اسی مزدور نے سکھلایا، سلیقہ ہم کو جینے کا

قومی ترانہ

جیوے جیوے جیوے — سارا پاکستان
ہمارا پاکستان

جیوے سرحد اور پنجاب — جیوے سندھ و بلوچستان
جیوے جیوے جیوے — سارا پاکستان
ہمارا پاکستان

پاکستان ہے وہ گلدستہ جس میں چار ہفتے پھول
چاروں کے ہیں نلکے سمانے پڑے نہ جن پر کوئی دھول

نئی کیلوگرافی

کوئی پرست ہو یا دریا ہو، کوئی وادی ہو یا صحرا ہو
جی چاہے سب کے دامن پر بس نام وطن کا لکھ دوں

دل جھوم سا جائے، ہونٹوں پر جب نام وطن کا آتا ہے
دنیا میں ہزاروں ناتے ہیں لیکن یہ الگ ہی ناتا ہے
اس دھرتی کے ہیں بیٹے سب، کوئی گورا ہو یا کالا ہو
جی چاہے سب کے دامن پر بس نام وطن کا لکھ دوں

گندھے دیں اک گلہ تے میں آندھی آئے یا طوفان
جیوے جیوے جیوے — سارا پاکستان
ہمارا پاکستان

کوئی پہچان ہو یا پنجابی کوئی سندھی ہو کہ بلوچ
پاکستان کی بات چلے تو ان سب کی ہے ایک ہی سوج
پاکستانی کہلانے سے بڑھتی ہے چاروں کی شان
جیوے جیوے جیوے — سارا پاکستان
ہمارا پاکستان

مذہب، فقر، ذات، علاقہ، دولت، رنگ، نسل کی بات
جب سے ہم نے چھوٹی تہ سے بدلے ہیں اپنے حالات
نقش ہیں اپنے دل پر سارے قائد اعظم کے فرمان
جیوے جیوے جیوے — سارا پاکستان
ہمارا پاکستان

جو چمکے دھڑکن دھڑکن میں وہ پیار کی ہے تصویرِ وطن
 لکھی ہے جو سب کے چہرے پر وہ ہے سچی تحریرِ وطن
 کیوں اور کسی کے گُن گائے جو اس دھڑکن کا پالا ہو
 جی چاہے سب کے دامن پر بس نامِ وطن کا لکھ دوں

وہ اپنے قول کا ہے پکا اس دلیں کا جو با شند ہے
 وہ اس کی خاطر مرنے کا ہے وہ اسی کی خاطر زندہ ہے
 اے کاش یہ سراسر عظمت کا ہم سب کے سر پر باندھا ہو
 جی چاہے سب کے دامن پر بس نامِ وطن کا لکھ دوں

انگ انگ پہچان

یہ دل، یہ آنکھیں، یہ چہرہ، یہ بازو
 ان سب پر لگی ہوئی ہے چھاپِ وطن کی

جاتی ہیں ایک ہی منزل کو سب راہیں
 جس راہ سے بھی ہم لوگ گزرنا چاہیں
 اس راہ میں ہم سنتے ہیں چاپِ وطن کی
 یہ دل، یہ آنکھیں، یہ چہرہ، یہ بازو
 ان سب پر لگی ہوئی ہے چھاپِ وطن کی

جو دیکھیں ایک سرے کل کے سپنے
 قربان وطن پر کریں جو بیٹے اپنے
 توقیر بڑھاتے ہیں وہ باپ وطن کی
 یہ دل، یہ آنکھیں، یہ چہرہ، یہ بازو
 ان سب پر لگی ہوئی ہے چھاپ وطن کی

دھڑکے گا اُس میں یار قتیل ہر دل
 کچھ میرا پیار بھی اس میں ہوگا شامل
 تصویر بنائیں جو بھی آپ وطن کی
 یہ دل، یہ آنکھیں، یہ چہرہ، یہ بازو
 ان سب پر لگی ہوئی ہے چھاپ وطن کی

۲۵ دسمبر کو یاد قائدؒ

اُس کی یادوں سے پھر آج اپنی ملاقات ہوئی
 مرے احساس پر پھر نور کی برسات ہوئی

راہبر تھا وہ مرادِ قنفِ راہ و منزل
 اُس کے لشکر میں بھلا کون نہیں تھا شامل
 جب اُٹھے اُس کے قدم قوم بھی ساتھ ہوئی
 اُس کی یادوں سے پھر آج اپنی ملاقات ہوئی

اپنی پہچان کی سب روشنیاں تھیں ردپوش
کر دیا تھا ہمیں غیروں کی غلامی نے خموش
وہ جو گر جا تو یہاں بارشِ نغمات ہوئی
اس کی یادوں سے پھر آج اپنی ملاقات ہوئی

دُورِ بچہ سے ہوا ایک ایک اندھیرا میرا
میرے قائد کی عنایت ہے سویرا میرا
اس کا سورج دیں چمکا کہ جہاں رات ہوئی
اس کی یادوں سے پھر آج اپنی ملاقات ہوئی

میں نے شعروں میں جلانے میں محبت کی دیے
یہ میری نذرِ عقیدت ہے تیل اُس کے لیے
جس کے بل پر یہاں میری بسرِ اوقات ہوئی
اس کی یادوں سے پھر آج اپنی ملاقات ہوئی

قائدِ اعظم کے حضور

(مارشل لا دور میں ۲۱ اگست کے دن)

آنہ جائیں پھر اُبالوں کے حسیں چہرے پر داغ
چھانہ جائیں پھر خیالوں پر دھندلے شام کے
آج پھر تارِ کیوں کی زد میں ہے اپنا دیار
پھر دیے ہم نے جلانے آج تیرے نام کے

آج کا دن وہ افق ہے جس نے صدیوں کے لیے
زندگی کی بے ضیاء دہلی کو روشن کر دیا
آج کا دن ہی وہ دن ہے جس نے تیرے ہاتھ سے
ایک پوری قوم کو دیوارِ آہن کر دیا

لیکن اے ارضِ وطن کی دھڑکنوں کے رازدار
اس شکستہ دل کو پھر تیرا سہارا چاہیے
پھر تیرے ہر نام لیوا کے سگتے ہاتھ میں
ایک پرچم اور اس پرچہ انداز چاہیے

چاندنا سے کا یہ پرچم، یہ انوث کا نشان
جس طرح لڑتا رہا ہر تنہا ہی حالات سے
حکم دے پھر میرے قائد جب ذبہ جمہور کو
صبح کی مانند ٹکرائے اندھیری رات سے

جس نے تیرے عزم سے پایا پیامِ زندگی
موت سے وہ باہمیت قوم ڈر سکتی نہیں
ہے یہی اک فیصلہ مردِ دور کی تاریخ کا
فرد مر سکتے ہیں لیکن قوم مر سکتی نہیں

صبح قیامِ پاکستان

ہر اک انسان کی آزادی کا ضامن آج کا دن ہے
میری تاریخ کا سب سے بڑا دن آج کا دن ہے

یہ دن ہے اُن غریبوں کا
جنہیں کوٹا گیا برسوں
جنہیں انصاف کے بدلے
ملا حکم سزا برسوں

غریبوں اور مجبوروں کا محسن آج کا دن ہے
میری تاریخ کا سب سے بڑا آج کا دن ہے

انوکھی وضع بھی ہوگی
 نزلے طور بھی ہوں گے
 یہاں جتن سترت گے
 کئی دن اور بھی ہوں گے
 مراہم دم، مراغموار لیکن آج کا دن ہے
 مری تاریخ کا سب سے بڑا دن آج کا دن ہے

اسی دن اپنی دھرتی سے
 کیا عہد و وفا ہم نے
 اس دن زندگی پائی
 بنام ارقسا ہم نے
 حقیقت میں دعائے مرد مومن آج کا دن ہے
 مری تاریخ کا سب سے بڑا دن آج کا دن ہے

شجر بخشے ہمیں اُس نے
 شجر کو ڈالیاں بخشیں
 وطن کی زرد مٹی کو
 نئی ہریا لیاں بخشیں
 سکوتِ حسن کا اظہارِ باطن آج کا دن ہے
 مری تاریخ کا سب سے بڑا دن آج کا دن ہے

پیتا سوج بھٹنڈا سایا

وہ دن اب تک یاد ہے مجھ کو

میں نے بچپن میں جب اُن کا نام سُنا تھا

پہلی بار —

پہلی بار مرے خوابوں پر

کچھ اُن دیکھی روشنیوں کی بڑی دیر تک

پُری پھوار —

پھر وہ دن بھی یاد ہے مجھ کو

مجھ سے میری بھگی مسوں نے کی سرگوشی اور دھیرے سے پوچھا

جاگ رہا ہے —؟

میں تو کب کا جاگ رہا تھا

میں نے دیکھا اُس پاس تو بچہ بچہ

ایک سنری صبح کی خاطر

اپنی ٹینڈیں تیاگ رہا تھا —

وہ دن بھی پھر میں نے دیکھا

اپنا پرچم

چاند ستارے کی لہروں پر تیر رہا تھا

وہ پرچم جس کی ہریالی بانٹ رہے تھے

قائدِ اعظم —

ایک یہ دن بھی دیکھ رہا ہوں

قائدِ اعظم کی سب باتیں بھول کے ہم سب

رہ گئے پیچھے
اب شاید ہم پھر سے مانگیں
قائد کے پرچم کا سایا
جلتے ہوئے سورج کے نیچے

نیا عہد نامہ

قسم ہے ہمیں اپنے تازہ لہو کی
قسم زندگی کی، قسم آبرو کی
گھر اپنا کسی کو جلائے نہ دیں گے
وطن پر کبھی آپنچ آنے نہ دیں گے

سدا ہم رہیں گے وطن کے نگہبان
وطن اپنا کعبہ، وطن اپنا ایماں
یہ پریت، یہ بھرنے یہ اشجار اس کے
یہ جنگل، یہ صحرا، یہ گلزار اس کے

عوامی فنکار

اے وطن ہم ہیں فنکار تیرے
ہم نے ہر گام پر — تیرے ہی نام پر — زندگی کے اُجالے بکھیرے
اے وطن ہم ہیں فنکار تیرے

لے کے نکلے جو ہم اپنے فن کا علم
سب نے دیکھے انہی پر ہمارے قدم
وقف ہم نے کیے صرف تیرے لیے
ہاتھ، چہرے، صدا، ذہن جذبے قلم
مسکرائے لگی — ہر طرف روشنی — دور ہم نے کیے سب اندھیرے
اے وطن ہم ہیں فنکار تیرے

کسی کی بھی رونق مٹانے نہ دیں گے
وطن پر کبھی آنچ آنے نہ دیں گے

اگر کوئی سوچے بہک جائیں گے ہم
گرج کر یہ بات اس کو سمجھائیں گے ہم
کوئی فرق ہم بھائیوں میں نہیں ہے
وطن ایک ہے ایک اپنی زمیں ہے
دلوں کا یہ رشتہ گھٹانے نہ دیں گے
وطن پر کبھی آنچ آنے نہ دیں گے

رہا ہے سدا تھنہ قد جن کا پیشہ
ہوئے ہیں وہ قوموں میں رسوا پیشہ
جو نصرت بڑھا کر وطن بیچتے ہیں
وہ اپنی ہی ماں کا کفن بیچتے ہیں
انہیں ہم یہ سودا چکانے نہ دیں گے
وطن پر کبھی آنچ آنے نہ دیں گے

MADE IN PAKISTAN

کیا حاصل اس دیس کا سرمایہ کھونے سے
اپنا پستل اچھا اوروں کے سونے سے

اوروں کو ہم دیکھ کے آخر کیوں لپیائیں
اپنا اوڑھیں، اپنا پہنیں، اپنا کھائیں
یوں اپنی دھرتی ہم کو شاباش کے گی
اپنی ساری دولت اپنے پاس رہے گی
بھوک بھلی ہے کسی کا دست نگر ہونے سے
اپنا پستل اچھا اوروں کے سونے سے

بھتی تری آبرو اپنے پیش نظر
جگمگائے ترے ہم نے دیوار و در
جس بھی فنکار کا جو بھی شہکار تھا
اُس میں شامل رہا اُس کا خون جگر
پھر ملا کر قدم۔ آج نکلے ہیں ہم۔ ہاتھ میں لے کے پھر لیے
اے وطن ہم ہیں فنکار تیرے

قدر اگر کی ہم نے اپنے کاری گر کی
شان بڑھے گی اور بھی اس کے نیک ہنر کی
پیدا ہوگا اور وطن کا پیار دلوں میں
رونی رقص کرے گی کھیتوں اور ریلوں میں
مل نہ سکے گی فرصت مال اپنا ڈھونڈنے سے
اپنا پیستل اچھا اوروں کے سونے سے

کسی کے ہوں محتاج ہمیں منظور نہیں ہے
سب کچھ یہیں بنے گا وہ دن دور نہیں ہے
اپنی ہر شے آج بھی ہے بہتر سے بہتر
کرتے نہیں بھروسہ جو اپنے ہاتھوں پر
اپنے قدر کے وہ لوگ بھی لگتے ہیں بونے سے
اپنا پیستل اچھا اوروں کے سونے سے

عورت = مرد

علم و ہنر کے نئے نئے ساپنوں میں ڈھلنا ہے
مرد سے قدم ملا کر اب عورت کو چلنا ہے

یہ دنیا اک چلتی گاڑی
عورت مرد اس کے دو پیسے
عورت مرد سے کہاں ہے کمتر
عورت کو کمزور نہ کیے
دونوں کو مل کر دنیا کا رنگ بد لانا ہے
مرد سے قدم ملا کر اب عورت کو چلنا ہے

علم و ہنر سے آج کی عورت
بھروبہ کو زیر کرے گی
اگر جھپٹنا ہو تاروں پر
ذرا نہ اس میں دیر کرے گی

دنیا کا مستقبل اس کی گود میں پلٹا ہے
مرد سے قدم ملا کر اب عورت کو چلنا ہے

ٹھیک ہے یہ اپنی چٹری میں
ہیرے موتی لعل جڑے گی
دقت پڑا تو یہ دشمن سے
مرد کے دوش بدوش لڑیگی

اسے فقط کپڑے زیور سے نہیں پہننا ہے
مرد سے قدم ملا کر اب عورت کو چلنا ہے

رقصِ دوام

جب تک پیروں تلے زمیں ہے، جب تک سر پر آسمان ہے
قائم رہے گا نام ہمارا، دائم اپنی آن بان ہے

جس مٹی سے ہمیں بنایا قدرت نے
اس مٹی میں آبِ حیات تھا ملا ہوا
بلی تھتی جس دن سانسوں کی مکار ہمیں
سدا بہار اک پھول تھا اس میں کھلا ہوا

سب دنیا سے کہیں زیادہ قدرت ہم پر مسربان ہے
قائم رہے گا نام ہمارا، دائم اپنی آن بان ہے

سب ہے کرم اُس دینے والے کا جس نے
یہ دریا، یہ وادیاں، یہ کسار دیے
سدا ہماری آنکھیں زندہ رکھنے کو
یہ منظر، یہ موسم، یہ گلزار دیے

اُسی کے دم سے رواں دواں یہ خوشبوؤں کا کاروان ہے
قائم رہے گا نام ہمارا، دائم اپنی آن بان ہے

نہیں سمجھتے کسی کو بھی ہم بیگانہ
ہم تو سب کو اپنا جان کے ملتے ہیں
بے جا مان ہو لیکن جن کو طاقت کا
اُن سب سے ہم سینہ تان کے ملتے ہیں

کل بھی یہی تھی شان ہماری، آج بھی اپنی یہی شان ہے
قائم رہے گا نام ہمارا، دائم اپنی آن بان ہے

نیاسفر

لکھ چکا گیت میں زلف درخسار کے
اے وطن اب ترے گیت لکھوں گائیں
کتنے کاغذ کیے ہیں سیر لیکن اب
اپنے دل پر تری پریت لکھوں گائیں

جتنی عزت ملی مجھ کو تجھ سے ملی
جتنی شہرت ملی مجھ کو تجھ سے ملی
تیرا ادنیٰ صاحبِ نغمہ خواں بن گیا
میں زمیں سے اٹھا آسماں بن گیا

اب ہر فرض ہے ایسے حالات میں
 تو ہی آئے نظر میرے نفاسات میں
 جب تک زندگی ہے ترے پیار کا
 اپنی سانسوں میں سنگیت لکھوں گا میں
 اے وطن اب ترے گیت لکھوں گا میں

معرکے میں نے جتنے بھی ہیں سر کیے
 آج اُن کو تری جیت لکھوں گا میں
 اے وطن اب ترے گیت لکھوں گا میں

دوستی لاکھ مجھ سے جتائے کوئی
 اپنے سینے سے بیشک لگائے کوئی
 تجھ سا ہمدن نہیں کوئی میرے لیے
 جان بھی میری حاضر ہے تیرے لیے
 سچ یہی ہے کہ تو میرا محبوب ہے
 اپنے دل کا تجھے مہبت لکھوں گا میں
 اے وطن اب ترے گیت لکھوں گا میں

معجزہ یہ ہمیشہ دکھاتا ہے تُو
 میرے کٹھن پتیل کو موتی بناتا ہے تُو

جیسے یہاں کے رہنے والے
سارے سلم، سارے ہندو، سارے سکھ، سارے عیسائی
اور بہت کچھ ہوتے ہوئے بھی
پاکستانی ہیں

یہی تو باعث ہے واعظ

جب بھی میں کسی دوسرے ملک میں ایک مسافر بن کر جاتا ہوں

پاکستانی ہونا ہی پہچان مری بنتا ہے

کوئی نہیں یہ پوچھتا مجھ سے

تیرا کون سا مذہب ہے

جہاں کہیں میں جاتا ہوں

بنتی ہے پہچان مری مرا پاکستانی ہونا

اے واعظ —!

تو مجھ کو جو چاہے کہہ لے

کافر یا غدار —!

میں تو سو سو بار کہوں گا

پہلی پہچان

میں پاکستانی ہوں

میں اے واعظ —!

میں پاکستانی ہوں

میں سلم ہوں، میں ہندو ہوں، میں سکھ ہوں، میں پارسی ہوں، میں عیسائی ہوں

اس کے علاوہ بھی جو کچھ ہوں وہ بعد میں ہوں

میں اپنی ہر پہچان سے پہلے پاکستانی ہوں

جیسے میرا پیارا قائد اور بہت کچھ ہوتے ہوئے بھی

پاکستانی تھا

میں اک پاکستانی ہوں
میں نے سو سو بار کہا ہے
میں اک پاکستانی ہوں
فقط اک پاکستانی ہوں — !

وطن سے اقرارِ وفا

مٹی ہے جتنی زندگی وہ رائیگاں نہ جائے گی
مرے لہو کی بوند بوند تیرے کام آئے گی

رچا ہے میری روح میں تیرا ہی پیارا وطن
نثار تجھ پر جاں مری ہزار بار اسے وطن
تیری زمیں کی ناک بھی اگر مجھے بھلائے گی
مرے لہو کی بوند بوند تیرے کام آئے گی

تو سے حضور سر بہ خم مری ہر اک چیز ہے
یہ دل تزا غلام ہے یہ جاں تری کینز ہے
کینز تیرے سامنے کبھی نہ سر اٹھائے گی
مرے لہو کی بوند بوند تیرے کام آئے گی

کرے گایا دجیب بھی تو مجھے کسی بھی رنگ سے
ملے گی تجھ کو تازگی مرے لہو رنگ سے
تری کسی بھی سوچ پر فسردگی نہ چھائے گی
مرے لہو کی بوند بوند تیرے کام آئے گی

اقبال

یاں اس کے سخن کا جو زرو مال نہ ہوتا
دھرتی کا یہ ٹکڑا کبھی خوشحال نہ ہوتا

افلاک پگھلتے نہ اگر اُس کی نوا سے
دریاؤں میں یہ فقر و سستیال نہ ہوتا

اس ملک کا خواب اُس نے ہی قائم کو بتایا
یہ ملک نہ ہوتا اگر اقبال نہ ہوتا

بننا تھا جنھیں حضرت اقبالؒ کا شاہیں
اے کاش انہیں غوف پر وبال نہ ہوتا

زافوں کے تصرف میں نہ آتا یہ نشیمن
خود دار عفت بوں کا برا حال نہ ہوتا

اک لمحہ بھی اپناتے اگر اس کی نظر کو
حالات کا ماتم یہاں ہر سال نہ ہوتا

ہم شاعرِ مشرق کو بنا لیتے جو ہر سہر
مغرب کا یہاں ایک بھی دلال نہ ہوتا

ناعاقبت اندیش تھے مالی ہی و گرنہ
پودا کوئی اس باغ کا پامال نہ ہوتا

صد شکر کہ مجھ میں ہے دواں روح محمد
میں در نہ کبھی صاحبِ قبیل نہ ہوتا

سُہرا ماضی

ایک سُہرا ماضی شاملِ حال کریں
آؤ کچھ یادوں کا استقبال کریں

اُبھرا ہے یوں اک پیارا سا چہرہ اپنی یادوں میں
جیسے لہراتا ہو کوئی بادل سا دن بھادوں میں
دل کی پیاسی دھرتی کو خوشحال کریں
آؤ کچھ یادوں کا استقبال کریں

یاد کردہ لمحہ جب ہم بے وطنوں کو وطن ملا
ہم تھے سائے ہی سائے اپنے سایوں کے بدن
اُسی خوشی سے چہرے لال گلال کریں
آؤ کچھ یادوں کا استقبال کریں

اپنے سامنے دکھ کر ساری قدریں انسانیت کی
اک رہبر نے بخشی تھی جو دولت جہوتیت کی
اس دولت سے دلوں کو مالا مال کریں
آؤ کچھ یادوں کا استقبال کریں

چودہ اگست

ہر سال یہاں میں آتا ہوں —
وہ عہد جو تم نے مجھ سے کیا میں اس کی یاد دلاتا ہوں
ہر سال یہاں میں آتا ہوں —

تم نے یہ کیا تھا عہد کبھی میرے ہاتھ پر بیعت کرتے ہوئے
سب عمر گزار دو گے اپنی تم مجھ سے محبت کرتے ہوئے
میں وہ ہوں کہ جس کی پہلی کرن جب اُتری تھی اس مٹی پر
چمکے تھے نصیب نگاہوں کے دمکا تھا یہاں کا ہر منظر
میں نے ہی تمہارے خوابوں کی تعبیر ستائی تھی تم کو
میں نے ہی تمہاری چھٹی ہوئی پہچان دلائی تھی تم کو

محسوس یہ ہوتا ہے مجھ کو اتنا بھی نہیں اب یاد تھیں
میں نے ہی کرایا غیروں کی زنجیروں سے آزاد تھیں
تاریخ کا جواب حصہ ہیں اُن باتوں کو دھڑاتا ہوں
ہر سال یہاں میں آتا ہوں —

مجھ سے یہ تمہارا دوسرا تھا تم اپنا عہد نہ بھولو گے
بے پیکہ بھی اُڑ کر دھرتی سے نیلے آکاش کو چھو لو گے
تب میں نے تمہیں اڑنے کیلئے جبریل سے مانگ کے پر بھی دیے
جو رہے ادھوڑے صدیوں تک سب خواب وہ پوئے کر رہی دیے
اس پر بھی نہ پائی تم نے جبکہ احساس کی اُدنچی بستی میں
کچھ اور ملی بے حسی تمہیں کچھ اور گروے تم پستی میں
معلوم نہ تھا اک دن تم پر اک ایسی گھڑی بھی آئے گی
تم رُود گے اپنے ماضی کو اور دنیا ہنسی اڑا دے گی
اس حال میں دیکھ کے میں تم کو خود نثر مندہ ہو جاتا ہوں
ہر سال یہاں میں آتا ہوں —

تم نے تو کہا تھا مانو گے ہر کہنا قاتلِ اعظم کا
محسوس کرو گے سر پہ سدا سایا ہر پایے پر چشم کا
لیکن اس پیائے قاتل کی جس روز سے آنکھیں بند ہوئیں
سب وعدے ریت کا ڈھیر بنے سب تیرگیاں دو چند ہوئیں
معلوم نہ تھا اتنی جلد ہی تم وعدوں سے پھر جاؤ گے
آرام کے پیچھے بھاگو گے، آلام میں تم گھس جاؤ گے
حیرت ہے کہ کُٹ پٹ کر بھی تمہیں بربادی کا احساس نہیں
رکھتے ہو سمندر کا دھوئے قطرہ بھی تمہارے پاس نہیں
اب اس کے آگے کیا ہوگا جب سوچتا ہوں گھبراتا ہوں
ہر سال یہاں میں آتا ہوں —

یہ دن

یہ ہنستا مسکراتا دن، یہ گانا گنگنا تا دن
جسے جذلوں سے ہم آراستہ ہر سال کرتے ہیں
یہ دن وہ ہے، نہیں قہرِ نباں جس کیسے کافی
ہم اپنے وجدِ جاں سے اس کا استقبال کرتے ہیں

بڑھے حد سے زیادہ جب ستم تاریک راتوں کے
ہوئے تب آخر شب کچھ اجالے مسرِ باں ہم پر
اجالوں کے جلو میں آج کا دن اس طرح آیا
کہ جیسے تن گیا ہو روشنی کا سائبان ہم پر
سُٹو لے سرزمینِ پاک کے حنا سس با شندو:
بڑی مشکل سے ہم نے روشنی کا تاج پہنا ہے
لڑے تھے ہم کبھی جن سے بحکمِ قائدِ اعظم
ہمیشہ ان اندھیلوں سے ہمیں لٹتے ہی رہنا ہے

زندہ بادائے وطن

زندہ بادائے ہمارے وطن — پیارے پیارے وطن
ہم ترے پھول تو ہے چین — اے وطن — پیارے پیارے وطن
زندہ بادائے ہمارے وطن — پیارے پیارے وطن

تیری دھرتی چمکتی ہو سکتی رہے
ہر نظر تجھ کو حیرت سے تکتی رہے
گیت گائے تیرا بانگِ پین — اے وطن — پیارے پیارے وطن
زندہ بادائے ہمارے وطن — پیارے پیارے وطن

رنگ ہے روشنی ہے محبت ہے تو
اک نئی زندگی کی علامت ہے تُو

امن و اخلاق تیرا جن — اے وطن — پیارے پیارے وطن
زندہ باد اے ہمارے وطن — پیارے پیارے وطن

ہم تیرے تو ہمارا گلہ بان ہے
تیرے ہی نام سے اپنی پہچان ہے

ہم کو ہے معرفت تیری لگن — اے وطن — پیارے پیارے وطن
زندہ باد اے ہمارے وطن — پیارے پیارے وطن



میرا نام، تیرا نام ہے وطن کے نام سے
میری تیری صبح و شام ہے وطن کے نام سے
کون سی نہیں ہے شے ترے لئے مجھے لئے
سب کچھ اس وطن میں ہے تیرے لئے مجھے لئے
اس وطن کے ایک ایک پھول میں وہ رنگ ہے
جس کو دیکھ کر تمام کائنات رنگ ہے
ہر بہار کا قیام ہے وطن کے نام سے
میرا نام تیرا نام ہے وطن کے نام سے

اس وطن کی بخششوں سے ہے ہماری آبرو
 اس وطن کے موموں سے زندگی ہے خوبرو
 اس وطن کے پانیوں میں ہیں خدا کی رحمتیں
 اس وطن کے پرتوں سے پائیں ہم نے عظمتیں
 تیرا میرا استلزام ہے وطن کے نام سے
 میرا نام، تیرا نام ہے وطن کے نام سے

جب تک نلک پہ چاند تاسے جگمگائیں گے
 تب تک وطن کے سب نظارے مسکرائیں گے
 لاکھ انقلاب آئیں آپے اس جہان میں
 فرق آئے گا نہ کوئی اپنی آن بان میں
 اس زمین کو ددام ہے وطن کے نام سے
 میرا نام، تیرا نام ہے وطن کے نام سے



ایک ہیں ہم زندگی بھر ایک رہنا ہے
 اے وطن ہم کو زمانے بھر سے کہنا ہے

ایک ملت ایک ہے اپنا خدا
 کر نہ پائے گا ہمیں کوئی جدا
 زندگی کے ایک ہی دھارے میں بہنا ہے
 اے وطن ہم کو زمانے بھر سے کہنا ہے

ہو گئے جس روز سے یک جان ہم
ایک دو جے کی بنے پہچان ہم
ایکٹا کا ہم نے سر پر تاج پہنا ہے !
اے وطن ہم کو زمانے بھر سے کہنا ہے

کت رہی ہے زندگی آرام سے
سچ گئی یہ قوم تیرے نام سے
اپنی پیاری قوم کا تو ہی تو گھٹنا ہے
اے وطن ہم کو زمانے بھر سے کہنا ہے

عرفِ اول و آخر

محبتیں بہت سی ہیں اور ان کے مظاہر ان گنت۔ ماں باپ کی محبت، بہن بھائیوں کی محبت، بیوی بچوں کی محبت اور کسی محبوبہ و لہذا کی محبت، یہ سب ایسی محبتیں ہیں جن سے انسان کا انسان سے براہ راست تعلق ہے اور جب ان محبتوں کو عروج حاصل ہوتا ہے تو انسانیت کے چہرے پر نکھار آ جاتا ہے اور انبیا ان اپنے انسان ہونے پر فخر محسوس کرتا ہے لیکن جن محبتوں کا میں نے ذکر کیا ہے ان سے آگے بھی ایک ایسی محبت ہے جو باقی تمام محبتوں سے بلند اور خوبصورت ہے اور وہ ہے وطن کی مٹی سے محبت۔ یہ وہ محبت ہے جو کسی ملک کے باشندوں کو دل فروشی سے آگے لے جا کر سر فروشی کے میدانِ نبرد کی زینت بنا دیتی ہے اور انہیں ایک ایسا ارفع و اعلیٰ جذبہ عطا کر دیتی ہے جو دنیا بھر کی محبتوں سے بسفت لے جانے کا سبق دیتا ہے اور ایک محبِ وطن انسان وطن کی مٹی کو اپنے لہو سے لگاؤنگ کر کے اسے ہمیشہ کی تر و تازگی عطا کر دینے پر ہمیشہ کمر بستہ رہتا ہے۔

پرچم میں میری وہ تخلیقات شامل ہیں جو میں نے اپنے وطن کی مٹی سے محبت کے ثبوت میں کہی ہیں، میرا یہ کلام وطن کی ہر خوشی اور ہر تہمتا کے ساتھ و الہاماً رقم کرنا ہے مجھے جب بھی کسی قومی ضرورت کا احساس ہوا ہے میں نے اپنے غنائی بیچ میں وطن کے گیت گائے ہیں انہیں بوجھل نہیں ہونے دیا کیونکہ میرے یہ گیت، یہ نغمیں عوام کے لئے ہیں، جو خود بھی بہت آسان طبع ہوا کرتے ہیں اور اپنے لئے ان کی پسند بھی بہت آسان ہوتی

ہے، میرے عوام کو ایسے کلام کی ضرورت نہیں جو اس کے شاعر کی سمجھ میں تو آئے لیکن ایک عام شخص لوگوں سے اس کے معنی پوچھتا پھرے۔ میں نے آسان الفاظ بیان کے ساتھ اس کے اپنے گیتوں اور نظموں میں غنائیت کی اس کشش کو بھی اس کا پورا پورا احساس کروایا ہے جو ایک مصرع پڑھنے کے بعد قاری کو مجبور کرے کہ وہ دوسرا مصرع بھی پڑھے اور پھر پورے اشعار کو نوک زبان کر لے۔

جو شخص جس وطن میں رہتا ہے وہ اس کا سچا دل سے رفا دار ہے، پاکستان، پاکستان کا، ہندوستان، ہندوستان کا۔ لیکن اس کا مطلب یہ نہیں ہونا چاہیے کہ پاکستانی ہندوستان کا دشمن ضرور ہو اور ہندوستانی پاکستان کی بڑی ضرور کاٹے۔ تمام مہذب ملکوں سے یہی توقع رہی ہے کہ وہ اپنے وطن کا تحفظ جان و دل سے کریں۔ لیکن دوسرے ملکوں کی سلامتی کو بھی اتنا ہی قابل احترام سمجھیں جتنا وہ اپنے ملکوں کی سلامتی کا احترام کرتے ہیں۔ سچی حب الوطنی ہمیشہ بقائے باہمی پر منتج ہوتی ہے۔

قتیل شفا فی